مولای صل وسلم دائما ابدا
درسِ حدیث
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک با قاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

کاموں کی درستگی کا ذریعہ .... رُجوع اِلی اللہ
نجات کا ذریعہ .... سنت کی پیروی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیثِ قدسی میں اِرشاد ہے اِبْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ [۱] اِس حدیث شریف میں باری تعالیٰ نے جنابِ رسول اللہ ﷺ کی زبانی بندوں کو اِس اَمر کی طرف توجہ دِلائی کہ اگر وہ خدا کی طرف رُجوع کریں گے تو اُن کے سارے کام ٹھیک ہوجائیں گے تمام کاموں میں برکت ہوگی ورنہ کاموں میں برکت نہ ہوگی اگرچہ بظاہر اُس کے سارے کام ٹھیک نظر آتے ہوں گے مگر درحقیقت وہ ہمیشہ پریشان اور حاجت مند رہے گا۔

حدیث شریف کا پہلا فقرہ ہے اِبْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اے اِنسان ! تو ہماری عبادت کے لیے خالی (فارغ) ہوجا، اِس کا یہ مطلب تو ہے ہی نہیں کہ سارے کام چھوڑ کر ہماری عبادت میں لگ جا کیونکہ خود حضورِ اَکرم ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ کرامؓ میں سے کسی کو ایسی تعلیم دی ہے بلکہ ایک دفعہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپس میں بیٹھ کر یہ طے کیا کہ آئندہ ہم دُنیا کے تمام کام چھوڑ کر

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۱۷۲

اللہ کی عبادت کریں گے اُسی کی یاد میں باقی زندگی گزاریں گے چنانچہ ہرایک نے اپنے لیے علیحدہ علیحدہ عبادت تجویز کی۔

ایک نے کہا میں اپنے آپ کو یکسو رکھوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا تاکہ یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں۔

دُوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا۔

تیسرے نے کہا میں پوری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کروں گا۔

غرض سب نے اپنے اپنے لیے ایک نہایت پر مشقت عبادت تجویز کرلی، اِس اِرادے اور اِس طرح فیصلہ کرنے سے پہلے اُنہوں نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ حضور اُکرام ﷺ کتنی اور کس طرح عبادت فرماتے ہیں، جب آپ کے معمولات کا علم ہوا تو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بنایا ہے ہر چیز آپ کے لیے معاف ہے آپ کو اِتنی عبادت کی بھی ضرورت نہیں جتنی کر رہے ہیں، ہم گناہگار ہیں ہمیں تو زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے اِس لیے اُنہوں نے سب کاموں کو چھوڑنے اور عبادت کرنے کا تہیہ کرلیا۔

آنحضرت ﷺ کو جب اُن کا یہ فیصلہ معلوم ہوا تو اُنہیں طلب فرما کر اِرشاد فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایسا ایسا طے کیا ہے اور یہ سب غلط ہے، میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور خدا کا تقوی رکھنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا بھی ہوں نہیں بھی رکھتا ہوں، رات کو جاگتا بھی ہوں سوتا بھی ہوں، نکاح بھی کرتا ہوں، جو میرا طریقہ ہے صرف وہی نجات کا طریقہ ہے جو اِس کے علاوہ راستہ اِختیار کرتا ہے وہ غلط راستہ پر ہے فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ [1] غرض اُنہیں اُن کے اِرادوں پر عمل کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔

گھل مل کر رہنا اور صبر کرنا :

آقائے نامدار ﷺ نے کسی شخص کو دیکھا کہ جہاں اچھی جگہ دیکھتا ہے چاہتا ہے کہ میں

[1] مشکوۃ کتاب الایمان رقم الحدیث ۱۴۵

یہاں رہ جاؤں تا کہ سکون سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں، آپ نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا اور اِرشاد فرمایا کہ لوگوں سے مِل جل کر رہو اُن سے جو تکلیف تمہیں پہنچے گی اُس پر صبر کروگے تو تم کو ثواب ملے گا، روایت میں ہے کہ عَنِ ابْنِ عُمَرؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُھُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ [1] مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمان جو لوگوں میں مل جل کر رہے اور اُن سے جو تکالیف اور اَذیتیں پہنچتی ہوں اُن پر صبر کرے اُس سے اچھا ہے جو لوگوں میں نہیں رہتا اور اُن کی اَذیتوں پر صبر نہیں کرتا۔

یہ حقیقت ہے کہ لوگوں میں رہنے والے کو کسی نہ کسی سے کوئی نہ کوئی تکلیف ضرور پہنچتی ہے اِس لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں جو تکلیف پہنچے گی اُس پر صبر کر کے ثواب حاصل کرو۔

مطلب کی وضاحت :

اللہ تعالیٰ کے اِس اِرشاد ''تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ'' اے اِنسان ! تو میری عبادت کے لیے خالی اور فارغ ہو جا، کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اِنسان تارک الدنیا ہو کر بیٹھ جائے کیونکہ اِسلام نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ (اللہ کی عبادت کے لیے) خالی ہونے کی صورت یہ ہے کہ ہر کام میں شریعت ہی کو رہبر بنائے، اُٹھنے بیٹھنے میں، سونے جاگنے میں، خرید و فروخت میں، غرضیکہ تمام معاملات اور سب کاموں میں شریعت ہی کو مدِ نظر رکھے، ایسا کرنے والے نے گویا اپنے آپ کو خدا کے لیے فارغ کر لیا۔

شریعت نے ہر کام میں رہبری کر دی ہے دُنیا میں کوئی کام ایسا نہیں جس کے کرنے کا طریقہ خدا تعالیٰ نے نہ بتلایا ہو یا آقائے نامدار ﷺ کے معمولات میں نہ رہا ہو، تو جو اِنسان اپنی زندگی کو ایسی بنالے جیسی شریعت نے بتلائی ہے، تمام کام شریعت کے مطابق کرے تو وہ ایسا ہے جیسے صبح سے شام تک خدا کی عبادت میں لگا رہا اگرچہ بظاہر ایسے شخص نے اپنا وقت دُنیاوی کاموں میں گزارا ہو کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کام کیے جو کام اللہ تعالیٰ کو ناپسند تھے وہ چھوڑ دیے جائز کام کرتا رہا اور ناجائز کام سے کنارہ کشی اِختیار کی تو جو آدمی جائز حدود میں کاروبار کرتا ہے وہ لامحالہ خدا کی حد بندی

---

[1] مشکوۃ کتاب الاداب رقم الحدیث ۵۰۸۷

کا خیال رکھتا ہے اور کاروبار کے وقت اُس کا دھیان خدا کی طرف لگا رہتا ہے وہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح زندگی گزارتا ہے وہ ناجائز کاموں سے صرف اِس لیے کنارہ کش ہے تاکہ اُس سے اُس کا خدا ناراض نہ ہو تو گویا اُسے ہر وقت خدا کی خوشنودی مطلوب ہوتی ہے ایسا آدمی یقیناً خدا کی عبادت کے لیے خالی ہو گیا۔

عیسائیوں کا فرسودہ طریقہ :

اِسلام نے ''خلوت دَر اَنجمن'' تعلیم فرمائی ہے یعنی سب میں رہ کر سب کاموں میں لگ کر بھی ایسا رہے جیسے تنہائی میں رہتا ہو۔ ''دست بکار و دِل بیار'' [۱] والا معاملہ ہو۔ وہ طریقہ جو عیسائیوں نے اِیجاد کر لیا ہے کہ گوشہ نشین ہو کر عبادت کی جائے، اِسلام نے اُس سے روک دیا۔

اِنسان کے مزاج پر اِس کا اَثر :

آگے اِرشاد ہے کہ جو عبادتِ خداوندی کے لیے خالی ہو گیا اُس میں ایک قسم کی بے نیازی آجائے گی یعنی اُس کی نظر لوگوں سے ہٹی رہے گی، جو صرف خدا پر بھروسہ رکھے گا خدا اُس کو کسی کا محتاج نہیں رکھے گا اَمْلَأْ صَدْرَکَ غِنًی یعنی میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دُوں گا۔

اللہ سے بے توجہی کا نقصان :

وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ ہاں اگر تو عبادت کے لیے خالی نہیں ہوگا ہر وقت دُنیا کے کاموں میں لگا رہے گا تو مَلَأْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ میں تیرے ہاتھوں کو کاموں سے بھر دُوں گا تو ہمیشہ محتاج رہے گا بظاہر کتنا بھی بڑا اَمیر کیوں نہ نظر آئے درحقیقت ہمیشہ محتاج ہوگا، تیرے اُوپر پریشانی اور حاجت مندی کا دروازہ ہر وقت کھلا رہے گا اور تو کبھی مطمئن نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بے نیازی سے نوازے، آمین۔ اِختتامی دُعا......................

---

[۱] ہاتھ کاموں میں، دھیان اللہ کی طرف